سوال

(278)ولی اقرب کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بر۲۷مکان نمبر۱۲۵اے کراچی نمبر۲۷)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ت سوال وبشرط صحت واقعہ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ صحت نکاح کے لئے ولی اقرب ومرشد کی اجازت شرعاًلازم ہے۔ بغیر اجازت ولی اقرب پڑھا گیا نکاح قرآن حدیث کی نصوص صریحہ اور صحیحہ کے مطابق منعقد ہی نہیں ہوتا چنانچہ صحیح بخاری میں ہے :

(بَابُ مَنْ قَالَ : لاَنِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : {فَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ} [البقرة : 232]فَدَخَلَ فِيهِ الثَّيِّبُ ، وَكَذَلِكَ البِكْرُ ، وَقَالَ : {وَلاَ تُنْكِحُوا المُشْرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُوا} [البقرة : 221]وَقَالَ : {وَأَنْكِحُوا الأَيَامَى مِنْكُمْ} [النور: 32] صحیح بخاری ج۲ ص۷۶۹)

لی کی اجازت کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تم اپنی بیویوں کو رجعی طلاق دو اور وہ طلاق کی عدت پوری کرلیں تو بعد از عدت ان کو اپنے اگلے شوہروں کے ساتھ دوبارہ نکاح کر لینے کے سے مت روکو۔ یہ حکم اپنے مضمون میں عام ہے لہٰذا بیوہ اور باکرہ دونوں کے لئے ولی کی اجاز

((وعن أبی موسی أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] السنة ج۲ ص۱۱۲)

ی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد، امام ترمذی اور امام احمد وغیرہ نے روایت کیا ہے اور امام ابن حبان اور امام حاکم نے صحیح قرار دیا ہے۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - «أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَإِنْ اشْتَجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ» أَخْرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ إلَّا النَّسَائِيّ وَصَحَّحَهُ أَبُو عَوَانَةَ، وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ) قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ ، وَصَحَّحَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ ، وَغَيْرُهُ مِنْ الْحُفَّاظِ)) سبل السلام :

ین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت اپنے شرعی ولی کے بغیر نکاح کرے گی تو اس کا یہ نکاح باطل ہے ، باطل ہے ، باطل ہے اور دخول کی صورت میں وہ مہر مثل کی مستحق ہوگی اگر متعدد ولیوں کا جھگڑا ہو تو حکمران ولی ہوگا اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

یث مذکورہ صحیحہ مرفوعہ متصلہ سے ثابت ہوا کہ صحت نکاح کے لئے ولی اقرب (والد) کی اجازت ازبس ضروری ہے اور بدون اجازت ولی نکاح باطل ہے اور والد کی موجودگی میں کوئی دوسرا آدمی ولی نہیں بن سکتا۔ لہٰذا بشرط صحت سوال یہ نکاح باطل ہے اور یہ صرف شرعی مسئلہ کا اظہار ہے۔ عدالت مجازے

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص705

محدث فتویٰ